احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 27 نومبر 2002ء 21 رمضان 1423 ہجری-27 نبوت 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 271

بدھ 27 نومبر 2002ء

حفظ قرآن کی دعا

آنحضرت ﷺ نے حضرت علی کو یہ دعا سکھائی اے اللہ اے رحمان میں تیرے جلال اور تیرے چہرے کے نور کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ تو میرے دل میں اپنی پاک کتاب کے حفظ کو جس طرح تو نے مجھے سکھایا ہے خوب پختہ کر دے اور مجھے توفیق دے کہ میں اس کو اس طرح پڑھوں جو تجھے راضی کر دے۔

(جامع ترمذی - کتاب الدعوات باب فی دعاء الحفظ حدیث نمبر 3493)

ایک مرتبہ مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ میرا بھائی مرزا غلام قادر مرحوم سخت بیمار ہے چنانچہ میں نے وہ خواب کئی لوگوں کے پاس بیان کی۔ جن میں سے اب تک بعض زندہ موجود ہیں۔ بعد اس کے ایسا اتفاق ہوا کہ وہ برادر مرحوم سخت بیمار ہوئے۔ تب میں نے خواب میں دیکھا کہ ہمارے عزیزوں میں سے ایک بزرگ جو فوت ہو چکے تھے۔ میرے بھائی کو اپنی طرف بلاتے ہیں۔ چنانچہ وہ ان کی طرف چلے گئے۔ اور ان کے مکان کے اندر داخل ہو گئے۔ اس کی تعبیر یہ تھی کہ وہ فوت ہو جائیں گے۔ اس اثنا میں ان کی بیماری بڑھتی گئی۔ یہاں تک کہ وہ مشت استخوان رہ گئے۔ چونکہ میں ان سے محبت رکھتا تھا۔ مجھے ان کی حالت کی نسبت سخت قلق ہوا۔ تب میں نے ان کی شفا کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی۔ اور اس توجہ سے میرے تین مقصد تھے۔ اول میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ ایسی حالت میں میری دعا جناب الٰہی میں قبول ہوتی ہے یا نہیں۔ (2) دوسرے یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ کیا خدا کے قانون قدرت میں ہے کہ ایسے سخت بیمار کو بھی اچھا کر دے۔ (3) تیسرے یہ کہ کیا ایسی منذر خواب جوان کی موت پر دلالت کرتی تھی رد ہو سکتی ہے یا نہیں۔ سو جب میں دعا میں مشغول ہوا۔ تو تھوڑے ہی دن ابھی دعا کرتے گزرے تھے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا بھائی مرحوم پورے تندرست کی طرح بغیر سہارے کسی اور چیز کے اپنے مکان میں چل رہا ہے۔ اور اسی بارے میں ایک الہام بھی تھا۔ جس کے الفاظ مجھے یاد نہیں رہے۔ غرض اس خواب اور الہام کے مطابق جو میری دعا کے قبول ہونے پر دلالت کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو شفا بخشی اور اس کے بعد پندرہ برس تک پوری تندرستی کے ساتھ وہ زندہ رہے۔

(تریاق القلوب - روحانی خزائن جلد 15 ص 210)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں تازہ رپورٹ

(مرسلہ: محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں 25 نومبر 2002ء کی اطلاع یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور کی صحت تسلی بخش طور پر بحالی کی طرف مائل ہے۔ الحمد للہ۔ 25 نومبر کو ایک سپیشلسٹ ڈاکٹر نے حضور انور کی رہائش گاہ پر آ کر معائنہ کیا اور جاری علاج پر تسلی کا اظہار کیا۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلد اور مکمل شفاء کیلئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو جلد شفاء کاملہ سے نوازے۔ آمین

تحریک جدید کی دعائیہ فہرست

عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ ماہ رمضان میں ایفاء عہد کرنے والے مخلصین کی فہرست 28 رمضان المبارک تک وکالت مال تحریک جدید میں پہنچا دیں تا ان کیلئے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کی بروقت درخواست کی جا سکے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

وقف جدید کو مضبوط کرو

احباب جماعت سے چند ضروری گزارشات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 27 دسمبر 1957ء کو اللہ تعالیٰ کی منشاء کے تحت ''وقف جدید'' جیسی عظیم اور بابرکت تحریک جاری فرمائی۔ اور اس تحریک کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

''یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے تو خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور

باقی صفحہ 7 پر

ربوہ میں یوم صفائی

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے تحت مورخہ 29 نومبر 2002ء بروز جمعہ یوم صفائی منایا جا رہا ہے۔ تمام خدام و اطفال سے درخواست ہے کہ اپنی تنظیم سے بھرپور تعاون کرتے ہوئے اپنے گھروں کے باہر گلیوں اور سڑکوں کی صفائی کریں اور حسب حالات چھڑکاؤ بھی کریں۔ نیز تمام انصار حضرات سے بھی اس سلسلہ میں تعاون اور راہنمائی کی درخواست ہے۔ گزشتہ سال بھی ماہ رمضان میں خدام اطفال اور انصار نے باہمی تعاون سے بہت عمدہ اور مثالی وقار عمل کیا تھا۔ امید ہے کہ اس سال بھی تمام اہالیان ربوہ اسی جوش اور جذبے کے ساتھ اس وقار عمل کو کامیاب بنائیں گے۔

(مہتمم وقار عمل)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1949ء ③

5 جولائی حضرت نواب محمد الدین صاحب کا انتقال جنہوں نے ربوہ کے قیام کے لئے بے نظیر جدوجہد کی۔ آپ کو آبائی گاؤں تلونڈی موسیٰ خان میں امانتاً دفن کیا گیا۔ 27 دسمبر 55ء کو جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر حضور نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

14,13 اگست جماعت نائیجیریا کا پہلا جلسہ سالانہ لیگوس میں منعقد ہوا۔ نیز مجلس مشاورت کا انعقاد۔

21 اگست حضور نے کوئٹہ میں ایک جلسہ عام سے خطاب فرمایا۔ موضوع تھا "اسلام اور موجودہ مغربی نظریے"۔

23 اگست حضرت شیخ مشتاق حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1900ء)

27 اگست لبنان میں احمدیہ مشن کا قیام مولوی رشید احمد صاحب چغتائی کے ذریعہ ہوا پہلے لبنانی احمدی سید فائز الشہابی تھے۔

اگست مخالفین نے اللہ رکھا (گھنیالیاں سیالکوٹ) کے ذریعہ قادیان میں فتنہ برپا کرنے کی کوشش کی۔ حضور نے 9راگست کو اسے جماعت سے خارج کر دیا۔ اس نے ستمبر میں 25 درویشوں کے خلاف مقدمہ کر دیا۔ جس پر حکومت نے ان سے ضمانت لی۔ یہ شخص جنوری 50ء میں پاکستان واپس آیا۔

اگست بشیر احمد صاحب آرچرڈ نے سکاٹ لینڈ سے ماہوار رسالہ مسلم ہیرلڈ کا اجرا کیا۔

19 ستمبر حضرت مصلح موعود مستقل رہائش کے لئے ربوہ تشریف لے آئے لیکن حضرت ام متین صاحبہ کی بیماری کی وجہ سے جلد لاہور تشریف لے گئے۔ اور 7 نومبر تک وہاں رہے مگر 30 ستمبر سے خطبہ جمعہ کے لئے باقاعدگی سے ربوہ تشریف لاتے رہے۔

30 ستمبر حضور نے ربوہ میں مستقل رہائش کے بعد پہلا خطبہ جمعہ ربوہ میں ارشاد فرمایا۔

3 اکتوبر حضور نے ربوہ میں بیت مبارک کا سنگ بنیاد رکھا۔ بمطابق 9 ذوالحج۔ یہ تقریب 5 بجے بعد نماز عصر منعقد ہوئی۔ اور تمام جماعتیں اسی وقت اپنے اپنے مقام پر دعا میں شریک ہوئیں۔ موقع پر 17 ہزار روپے کے وعدے لکھوائے گئے۔ حضرت مسیح موعود کے 69 رفقاء نے اس تقریب میں شرکت کی۔ اس بیت الذکر کا نقشہ حفیظ الرحمان صاحب نے تیار کیا تھا۔

5 اکتوبر حضرت مرزا غلام رسول صاحب پشاور رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1907ء)

6 اکتوبر حضرت منشی سید صادق حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی اٹاوہ میں وفات (بیعت 1889ء)

9 اکتوبر بشیر احمد ریاض صاحب اور عبدالرحمان صاحب کو کشمیر میں شہید کر دیا گیا۔

16 اکتوبر حضرت میاں محمد دین صاحب امرتسر رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1895ء)

18,17 اکتوبر جماعت امریکہ کا دوسرا جلسہ سالانہ۔ حضور نے پیغام ارسال فرمایا۔

27 اکتوبر حضرت ملک مولا بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1900ء)

28 اکتوبر حضرت میاں نور محمد صاحب کھوکھر ملتان رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1907ء)

30,29 اکتوبر جماعت انگلستان کا جلسہ سالانہ، پہلا دن سیرت النبیؐ کے لئے مخصوص تھا۔ غیر مذاہب کے نمائندگان نے بھی تقاریر کیں۔

مولیٰ بس

سب دکھ اور سکھ کی گھڑیوں میں تجھ کو ہی پکارا مولیٰ بس
ہم دکھیاروں پر لطف کرو کوئی درد کا چارا مولیٰ بس
سب دید کے خالی جام ہوئے کہیں مار نہ دے ہمیں تشنہ لبی
اب ہجر زدوں پر رحم کرو، دے وصل کا یارا مولیٰ بس
ہم ترس گئے اک بوند کو تیرے کرم کی ہو برسات وہی
پھر موڑ دے اپنے فضلوں کا اس طرف کو دھارا مولیٰ بس
کشکول ہے اپنے ہاتھوں میں اور اشک بھرے ہیں آنکھوں میں
یہ منظر کیسا منظر ہے پُر درد یہ سارا مولیٰ بس
تیری رحمت کی خیرات اگر مل جائے خاک نشینوں کو
ناچیز فقیروں کا اس پر ہو جائے گزارا مولیٰ بس
کر دور ہر اک بیماری و دکھ، دے عمر خضر میرے مرشد کو
تقدیر وہ جس سے ٹل جائے ہو ایک اشارا مولیٰ بس
گو دکھ کی رات گھنیری ہے پر تجھ سے آس یہ میری ہے
اک بار افق پر پھر چمکے وہی چاند ستارا مولیٰ بس

مبارک احمد ظفر

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

لیلۃ القدر کی دعا اے اللہ تو عفو ہے اور عفو پسند کرتا ہے پس مجھے معاف فرما دے!

رمضان کا تحفہ۔ ہزار مہینوں سے بہتر لیلۃ القدر

آنحضرتؐ کا زمانہ بھی ایک لیلۃ القدر تھا جب دنیا روشن ہو گئی

ملک سعید احمد رشید صاحب

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں لیلۃ القدر کی یہ عظیم الشان خصوصیت بیان فرمائی ہے کہ لیلۃ القدر ہزاروں مہینوں سے بہتر ہے اور اس میں ملائکہ بکثرت اترتے ہیں اور روح القدس کا نزول ہوتا ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس رات کی عظمت یوں بیان فرماتے ہیں کہ:۔

''جو شخص رمضان المبارک میں لیلۃ القدر کی رات ایمان کی حالت میں اور ثواب کی نیت سے نفس کے محاسبہ کی خاطر عبادت کرے تو اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں''

(صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب الترغیب فی قیام رمضان)

لیلۃ القدر کی دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ یا رسول اللہ! اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ کونسی رات لیلۃ القدر ہے تو میں اس میں کیا دعا مانگوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یوں دعا کرنا ''اے اللہ تو عفو کریم ہے اور عفو کو پسند کرتا ہے پس مجھے بھی معاف فرما دے''۔

قرآن کریم کا نزول لیلۃ القدر میں

حضرت اقدس مسیح موعود لیلۃ القدر کی ایک پرمعارف تشریح یوں بیان فرماتے ہیں:۔

''ایک لیلۃ القدر تو وہ ہے جو پچھلے حصہ رات میں ہوتی ہے جب کہ اللہ تعالیٰ تجلی فرماتا ہے اور ہاتھ پھیلاتا ہے کہ کوئی دعا کرنے والا اور استغفار کرنے والا ہے جو میں اس کو قبول کروں۔

لیکن ایک معنی اس کے اور ہیں اور وہ یہ ہیں کہ ہم نے قرآن کو ایک ایسی رات میں اتارا ہے کہ تاریک و تار تھی اور وہ ایک مصلح کی خواہاں تھی۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے...... پھر جب انسان کو عبادت کیلئے پیدا کیا ہے یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ تاریکی میں پڑا رہے۔ ایسے زمانہ میں بالطبع اس کی ذات جوش مارتی ہے کہ کوئی مصلح پیدا ہو پس (۔) اس زمانہ کی ضرورت بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور دلیل ہے''

(الحکم 31 جولائی 1906ء ص4)

لیلۃ القدر کے تین پرمعارف معنی

حضرت مسیح موعود لیلۃ القدر کے تین عظیم الشان اور پرمعارف معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''قرآن شریف میں جو لیلۃ القدر کا ذکر آیا ہے کہ وہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے یہاں لیلۃ القدر کے تین معانی ہیں۔

اول تو یہ کہ رمضان میں ایک رات لیلۃ القدر کی ہوتی ہے۔

دوم یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بھی ایک لیلۃ القدر تھا۔ یعنی سخت جہالت اور بے ایمانی کی تاریکی کے زمانہ میں وہ آیا جب کہ ملائکہ کا نزول ہوا۔ کیونکہ نبی دنیا میں اکیلا نہیں آتا بلکہ وہ بادشاہ ہوتا ہے اور اس کے ساتھ لاکھوں کروڑوں ملائکہ کا لشکر ہوتا ہے جو ملائکہ اپنے کام میں لگ جاتے ہیں۔ اور لوگوں کے دلوں کو نیکی کی طرف کھینچتے ہیں۔

سوم لیلۃ القدر انسان کے لئے اس کا وقت اصفیٰ ہے جتنا جتنا انسان خدا کے قریب آتا ہے یہ وقت اسے زیادہ میسر آتا ہے''

(الحکم 31 راگست 1901ء ص13-14)

یعنی زندگی بھر میں جب بھی وہ وقت آئے جب وہ سب سے زیادہ پاک اور صاف ہو جائے۔ اور خدا کے حضور اپنی جان کو حاضر کر دے اس کی لیلۃ القدر وہی ہے۔ یا انسان کو ایسی سچی توبہ کی توفیق ملے جس کے ذریعہ اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں وہی اس کی لیلۃ القدر ہے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ توبہ کا دن تو انسان کے لئے جمعہ اور عیدین سے بھی بڑھ کر مبارک ہے۔ اس دن خدا اور آسمان کے فرشتے بھی خوشی مناتے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

''وہ دن کونسا دن ہے؟ جو جمعہ اور عیدین سے بھی بہتر اور مبارک دن ہے؟ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ دن انسان کی توبہ کا دن ہے جو ان سب سے بہتر ہے اور ہر عید سے بڑھ کر ہے...... حقیقت میں اس سے بڑھ کر انسان کے لئے اور کونسا خوشی اور عید کا دن ہوگا جو اسے ابدی جہنم اور ابدی غضب الٰہی سے نجات دے دے...... وہ یکا یک ان بدیوں اور بدکاریوں سے جو اس بُعد اور ہجر کا موجب تھیں توبہ کر کے خدا تعالیٰ کی طرف آ جاوے وہ وقت خدا کی خوشی کا ہوتا ہے اور آسمان پر ملائکہ بھی خوشی کرتے ہیں''

(ملفوظات جلد 7 ص148-149)

نورانی وقت

لیلۃ القدر کی ایک اور عظیم الشان پرمعارف تشریح بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''لیلۃ القدر کے نور کو دیکھنے والا۔ اور وقت کے مصلح کی صحبت سے شرف حاصل کرنے والا اس اسی برس کے بڑھے سے اچھا ہے جس نے اس نورانی وقت کو نہیں پایا۔ اور اگر ایک ساعت بھی اس وقت کو پالیا ہے تو یہ ایک ساعت اس ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ جو پہلے گزر چکے۔ کیوں بہتر ہے اس لئے کہ اس لیلۃ القدر میں خدا تعالیٰ کے فرشتے اور روح القدس اس مصلح کے ساتھ رب جلیل کے اذن سے آسمان سے اترتے ہیں۔ نہ عبث طور پر بلکہ اس لئے کہ تا مستعد دلوں پر نازل ہوں اور سلامتی کی راہیں کھولیں۔ سو وہ تمام راہوں کے کھولنے اور تمام پردوں کے اٹھانے میں مشغول رہتے ہیں یہاں تک کہ ظلمت غفلت دور ہو کر صبح ہدایت نمودار ہو جاتی ہے''(روحانی خزائن جلد 3 ص32-33)

نیز فرمایا:۔

''عادت اللہ اس طرح پر جاری ہے کہ جب کوئی رسول یا نبی یا محدث اصلاح خلق کے لئے آسمان سے اترتا ہے تو ضرور اس کے ساتھ اور اس کے ہمرکاب ایسے فرشتے اترا کرتے ہیں کہ جو مستعد دلوں میں ہدایت ڈالتے ہیں اور نیکی کی رغبت دلاتے ہیں اور برابر اترتے رہتے ہیں جب تک کفر و ضلالت کی ظلمت دور ہو کر ایمان اور راستبازی کی صبح نمودار ہو...... سو ملائکہ اور روح القدس کا تنزل یعنی آسمان سے اترنا اسی وقت ہوتا ہے جب ایک عظیم الشان آدمی خلعت خلافت پہن کر اور کلام الٰہی سے شرف پا کر نزول فرماتا ہے تو روح القدس خاص طور پر اس خلیفہ کو ملتی ہے اور جو اس کے ساتھ ملائکہ ہیں وہ تمام دنیا کے مستعد دلوں پر نازل کئے جاتے ہیں۔ تب دنیا میں جہاں جہاں جو ہر قابل پائے جاتے ہیں سب پر اس نور کا پرتو پڑتا ہے اور تمام عالم میں ایک نورانیت پھیل جاتی ہے اور فرشتوں کی پاک تاثیر سے خود بخود دلوں میں نیک خیال پیدا ہونے لگتے ہیں اور توحید پیاری معلوم ہونے لگتی ہے۔

اور سیدھے دلوں میں راست پسندی اور حق جوئی کی ایک روح پھونک دی جاتی ہے اور کمزوروں کو طاقت عطا کی جاتی ہے اور ہر طرف ایک ایسی ہوا چلنی شروع ہو جاتی ہے جو اس مصلح کے مدعا اور مقصد کو مدد دیتی ہے''

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 ص12 حاشیہ)

آنحضرتؐ کی لیلۃ القدر

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ ایک اور پرمعارف تشریح یوں بیان فرماتے ہیں:۔

''حضرت مسیح موعود کے اس اقتباس میں انتشار نور کا ذکر ہے جب خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام نازل ہوتا ہے اور رات کو دن میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ لیلۃ القدر...... تو اس وقت یہ انتشار عام ہے اور سب پر پڑتا ہے اس زمانہ کی ایجادات کو دیکھیں تو وہ ایجادات بھی

باقی صفحہ 4 پر

فضل احمد شاہد صاحب

مکرم یوسف سہیل شوق صاحب

ایک مخلص اور ہمدرد دوست

یوسف سہیل شوق صاحب متعدد خوبصورت رنگوں کا مجموعہ تھے ان رنگوں کی ایک جھلک درج ذیل سطور میں دکھانا چاہتا ہوں۔

سب سے پہلے وہ روزنامہ الفضل سے گہری محبت رکھتے تھے۔ بہت محنت اور انہماک سے کام کرتے۔ ان کے کام میں بے نفسی کا عنصر نمایاں تھا ان کی وجہ سے الفضل کے دفتر میں ایک رونق تھی۔ اپنے فرائض کو محنت، شوق اور لگن سے بجالا رہے ہیں۔ مگر کام کے دوران اپنے ساتھیوں کے اندر اپنے پرلطف طرز تکلم سے ایک شادابی اور لطافت بھی پیدا کر رہے ہیں۔ کسی کو بوریت کا کوئی احساس نہیں۔ روزنامہ الفضل کچھ عرصہ بند رہا اس کا گہرا اثر یوسف سہیل شوق پر تھا۔ اور وہ بڑی بے تابی سے الفضل کے دوبارہ اجراء کے متمنی تھے۔ ایک اور پہلو بھی ان کی سیرت کا الفضل کی بندش کے زمانہ میں میرے سامنے آیا کہ وہ الفضل کی خدمت سے محروم رہنے کی وجہ سے بڑا دکھ محسوس کرتے اور پھر خدمت دین کی نئی راہیں تلاش کرتے اور خدمت کی توفیق پا کر لذت محسوس کرتے۔ جب الفضل دوبارہ جاری ہوا تو سہیل صاحب کی جان میں جان آئی اور وہ اسے بہتر سے بہتر بنانے میں مصروف رہے۔ الفضل میں انہیں تین ایڈیٹروں کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا مگر انہوں نے تینوں کے ساتھ اطاعت، وفا اور محبت کا سلوک رکھا۔ یوسف سہیل شوق صاحب نے الفضل میں جو کام حسین یادگار کے طور پر چھوڑے ان میں ایک یہ بھی ہے کہ احمدیت کی خاطر جان قربان کرنے والوں کے بارے میں ان کے لواحقین سے تفصیلی انٹرویو لے کر حالات شائع کئے۔ یہ داستان سہیل کی احباب جماعت سے گہری محبت کی وجہ سے ایک ایمان افروز داستان بن گئی۔

جتنے بھی لوگ شوق صاحب کے واقف تھے ان سب کیلئے بے تکلف دوست اور محبت کرنے والے وجود ثابت ہوئے۔ اس لئے میں نے ہر اس شخص کو ان کے لئے اداس پایا جو ان کی چہرہ شناسائی رکھتا تھا۔

سہیل کا کام الفضل میں ہی بہت زیادہ تھا لیکن انہوں نے اس کے علاوہ متعدد جماعتی خدمات میں حصہ لیا۔ ان کے چہرہ پر ہمیشہ شادابی اور بہار رہتی تھی۔

سہیل صاحب بے حد انکسار والے وجود تھے۔ اپنی خدمات پر کوئی فخر نہ تھا۔

شوق صاحب کو دعوت الی اللہ کا شوق جنون کی حد تک تھا۔ وہ پھلوں کے حصول کے لئے دور دراز علاقوں میں جاتے۔ اور پھل حاصل کرتے۔

شوق صاحب میرے بہت ہی پیارے اور مہربان دوست تھے۔ ان کا غائبانہ تعارف مجھ سے میرے ان مضامین کے ذریعہ ہوا جو الفضل میں شائع ہوئے۔ ایک بار انہوں نے ابتدائی بالمشافہ ملاقاتوں میں مجھے مخاطب کر کے کہا کہ آپ کے مضامین دیکھ کر میں یہ سمجھتا تھا کہ آپ بہت لمبے چوڑے جسم اور قد کے آدمی ہوں گے۔ سہیل صاحب سے جونہی ذاتی تعارف ہوا۔ انہوں نے مضامین کے سلسلہ میں میری حوصلہ افزائی بھی کی۔ وہ بہت میٹھے انداز میں مشورے بھی دیتے۔ اور مضامین لکھنے کی تلقین بھی کرتے۔

روزنامہ الفضل 4 سال کے انقطاع کے بعد جب 1988ء میں دوبارہ شائع ہوا تو ہنگامی طور پر مجھے بھی سہیل صاحب دفتر الفضل میں لے گئے۔ مجھے تین ہفتے تک الفضل کے دفتر میں کام کرنے کی سعادت ملی۔

میں جب سیرالیون میں کام کرنے کے بعد واپس پاکستان آیا تو سہیل صاحب بہت ہی خوش تھے اور ان کی مجھ سے محبت میں اضافہ ہوا۔ یہ خدا کا فضل تھا کہ حضور انور نے عاجز کا تذکرہ 1994ء میں لندن اور جرمنی کے جلسوں میں فرمایا۔ اور مجھے بیس ہزار سے زائد پھل ملے۔ ان باتوں سے سہیل صاحب بہت متاثر تھے۔ اور مجھے یہ بھی کہتے کہ اپنی کارکردگی کو بطور یادگار ضبط تحریر میں لاؤں۔ انہیں مجھ پر دعا کے معاملہ میں حسن ظنی تھی اس لئے بڑی چاہت اور امیدوں سے دعا کے لئے کہتے۔

سہیل اگر کہیں تیزی سے موٹر سائیکل پر جا رہے ہوتے تو بعض اوقات محبت کی وجہ سے میں انہیں روکتا تو رک جاتے اور بہت بشاشت سے ملتے۔

انہوں نے ایک بار مجھے بہت اچھی اور گرم جیکٹ تحفہ کے طور پر دی۔ مگر ایک دوسرے موقع پر میں کچھ رقم ان کو پیش کرنے گیا تو انہوں نے وہ رقم واپس کر دی۔ اس طرح انہوں نے اپنے طرز عمل سے یہ ثابت کیا کہ وہ دوسروں کی خدمت کے لئے وقف ہیں انہیں خدمت کروانے سے دلچسپی نہ تھی۔ بلکہ وہ دوسروں کی خدمت کر کے خوشی اور لذت پاتے۔ دعا ہے کہ خداتعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔

تبصرہ کتب

کچھ کلیاں کچھ پھول

نام کتاب: کچھ کلیاں کچھ پھول
مصنف: حنیف احمد محمود
ناشر: لجنہ اماء اللہ اسلام آباد
تعداد صفحات: 212
اشاعت: نومبر 2002ء

لجنہ اماء اللہ کا شعبہ اشاعت مختلف تعلیمی و تربیتی اور معلوماتی کتب کی اشاعت میں نمایاں کردار ادا کر رہا ہے- اس سلسلہ میں کراچی اور لاہور کو گراں قدر کام کرنے کی توفیق ملی اب اسلام آباد بھی اس شعبہ میں اپنی مساعی پیش کر رہا ہے اور ان کی طرف سے کتب کی اشاعت کا سلسلہ جاری ہے- ان کی طرف سے تازہ شمارہ زیرنظر کتاب کی صورت میں آیا ہے- یہ کتاب مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ حال اسلام آباد کے تربیتی مضامین کا مجموعہ ہے-

اس کتاب میں وہ تربیتی مضامین اور بعض اضافوں کے ساتھ شامل ہیں جو مختلف اوقات میں مصنف نے لکھے اور احباب نے ان سے فائدہ اٹھایا- کتاب میں کل 60 مضامین شامل کئے گئے ہیں- رمضان المبارک مضامین کا اہم موضوع ہے- اس کے علاوہ دعا' تلاوت قرآن کریم' قیام نماز کی اہمیت اور اس کی حفاظت' خدمت دین' خدمت خلق' دعوت الی اللہ اور بعض فقہی مسائل کے عناوین نمایاں ہیں- مضامین میں قرآن کریم' حدیث اور ارشادات حضرت مسیح موعود و خلفاء سلسلہ کو شامل کر کے انہیں مستند اور بااثر بنایا گیا ہے-

احباب جماعت کی تعلیم و تربیت میں معاونت انکی معلومات میں اضافے اور ایک عام قاری کے لئے ایک ہی مقام پر مختلف قسم کے اہم تربیتی موضوعات پر مواد کی دستیابی کے حوالے سے کچھ کلیاں کچھ پھول مفید اور کارآمد رہے گی-

(ایم- ایم- طاہر)

بقیہ صفحہ 6

کہ گارڈ نے ویکیوم لگا دیا ہے۔ ڈرائیور فوراً انجن اور سپیڈ کو کنٹرول کر لیتا ہے۔ اگر کسی اسٹیشن پر گاڑی رکنی ہو اور ڈرائیور نیند کی وجہ سے Over Shoot ہو جائے یا بریک کام نہ کرے تو اس کے لئے Sand Hump کا ذکر گزر چکا ہے۔

ڈرائیور اور اس کے معاون فائر مین دونوں کی آنکھوں کا معائنہ بہت سخت ہوتا ہے۔ چالیس سال سے پہلے اگر ڈرائیور کی نظر میں کمزوری آ جائے تو اس کو گاڑی چلانے کے کام سے فارغ کر دیا جاتا ہے۔

چالیس سال سے اوپر بھی ایک خاص حد تک نمبر کی عینک لگانے کی اجازت ہے۔ اس کے علاوہ فارغ کر دیا جاتا ہے یہی صورت گارڈ کی بصارت کی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ بے شمار حفاظتی تدابیر اختیار کی گئی ہیں۔ اور روز بروز تجربات کی بنا پر ان میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

پاکستان بننے کے بعد ساری پٹڑی کے نیچے لکڑی کے سلیپر تھے تین دھائیوں تک ان فرسودہ سلیپروں پر گزارہ تھا۔ اور پاکستان بننے کے بعد غیر ممالک سے منگوانے پڑتے تھے۔ جب تک ریلوے نے کنکریٹ سلیپرز کی اپنی فیکٹریاں نہیں بنا لیں۔ ان خستہ حال سلیپروں پر گاڑیاں چلتی رہیں اور حادثات ہوتے رہے۔ اور ریلوے کی پٹڑی بھی کم وزن کی تھی اب پٹڑی تبدیل ہو رہی ہے اور رفتار بھی 70 میل تک ہو گئی ہے۔ یہ کام Main Line تک محدود ہے۔ وسائل بڑھنے کے ساتھ ساتھ حالت بھی سدھر رہی ہے۔

بقیہ صفحہ 3

اللہ تعالیٰ کے تصرف سے ہو رہی ہوتی ہیں۔ مختلف عقلوں پر روشنی پڑ رہی ہوتی ہے اور وہ استعدادیں چمک اٹھتی ہیں اور ان کے نتیجہ میں پھر لیلۃ القدر عام لیلۃ القدر بن کر سارے زمانے کے لئے لیلۃ القدر بن جاتی ہے۔ مگر یہ لیلۃ القدر ان کے لئے اکثر دنیا کی معلومات حاصل کرنے تک ہی محدود رہتی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ بہت سی نیک طبیعتیں ہیں جن میں توحید کا جوش پیدا ہوتا ہے اور وہ طبیعتیں توحید کی طرف متوجہ ہوتی ہیں۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس لیلۃ القدر کو لے کے آئے اس کے ساتھ سارا زمانہ قیامت تک کے لئے ان معنوں میں روشن ہو گیا اور آپ کی لیلۃ القدر یہ ہے جس کی برکت سے اب توحید کی طرف دنیا متوجہ ہو رہی ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہماری لیلۃ القدر لانے والے ہیں۔

اور اس زمانہ میں جو کچھ ہم فیض پا رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا فیض ہے۔

ایں چشمہ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ ز بحر کمال محمد است

(الفضل 12 دسمبر 2000ء)

ٹرینوں کے حادثات، امدادی گاڑی اور احتیاطی تدابیر

حادثات سے بچاؤ کے لئے ریلوے نے ایک خود کار حفاظتی نظام قائم کر رکھا ہے

نذر محمد نذیر گولیکی صاحب

خاکسار 39 سالہ ریلوے سروس کے دوران آغاز میں چودہ سال الیکٹریکل ورکشاپس میں اور آخری پچیس سال اوپن لائن میں بھاپ سے چلنے والے انجنوں Steam Loco Motives پر مکینیکل سب انجینئر (سپیئر) کی حیثیت سے کام کرتا رہا۔

آخری دور میں اپنے اصل فرائض کے علاوہ ایک لمبا عرصہ امدادی گاڑی (ریلیف ٹرین) کے انچارج کی حیثیت سے کام کرتا رہا اور بڑے بڑے حادثات میں کام کرنے کا موقع ملا۔ اس مضمون میں اس حوالہ سے بعض مفید معلومات قارئین تک پہنچانا چاہتا ہوں۔

ریلوے کی امدادی گاڑی

Relief Train

جس طرح سڑکوں پر آئے دن حادثات ہوتے رہتے ہیں۔ اسی طرح ریلوے کی پٹڑی پر چلنے والی گاڑیاں بھی تصادم اور حادثات کا شکار ہو جاتی ہیں یہ حادثات دنیا کے تمام ممالک میں ہوتے ہیں۔ بلکہ جاپان، امریکہ اور برطانیہ میں بھی ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن اوسطاً کم۔ ہمارے ملک میں ریلوے کے حادثات سڑکوں پر ہونے والے حادثات سے بہت کم ہوتے ہیں۔ لیکن جب مسافروں سے بھری ہوئی گاڑیاں آپس میں ٹکراتی ہیں تو زخمیوں اور مرنے والوں کی تعداد نسبتاً بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ان حادثات سے نمٹنے کے لئے ریلوے انتظامیہ نے ایک مضبوط اور خود کار نظام قائم کیا ہوا ہے۔ گو یہ نظام ترقی یافتہ ممالک کے مقابلہ میں بہت کمزور ہے۔ تاہم ایک ترقی پذیر ملک ہونے کے ناطے بہت بڑی غنیمت ہے۔

اس وقت پاکستان ریلوے سات ڈویژنوں پر مشتمل ہے۔ کراچی، سکھر، ملتان، لاہور، پشاور، کوئٹہ اور راولپنڈی۔ ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر یا اس کے کسی بڑے جنکشن اور لوکوشیڈ میں ایک ایک فرسٹ کلاس ریلیف ٹرین جس کے ساتھ 65 ٹن تک وزن اٹھانے والی کرین ہوتی ہے۔ ہر وقت تیار کھڑی رہتی ہے۔ اس چھوٹی سی امدادی گاڑی میں حادثات میں کام کرنے والے عملہ کیلئے ڈبے، گاڑیاں اٹھانے کے ساز و سامان ۔زخمیوں کی ابتدائی امداد کے لئے ایک مکمل میڈیکل VAN اور گارڈ کے لئے ڈبے اور 65 ٹن کرین کا اپنا Set شامل ہوتے ہیں۔ اور ہر لوکو شیڈ میں جہاں اس کا ہیڈ کوارٹر ہوتا ہے۔ اس گاڑی کے لئے ایک مخصوص Siding ہوتی ہے۔ اس جگہ کوئی دوسری گاڑی یا انجن کھڑا کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ یہ مخصوص Siding ہر حالت میں اپنے ملحقہ ریلوے اسٹیشن کی طرف بنائی جاتی ہے۔ تاکہ حادثہ ہونے کی صورت میں کم سے کم وقت میں یہ گاڑی اپنے ریلوے اسٹیشن پر پہنچ سکے اس گاڑی پر کام کرنے والا مخصوص عملہ ہوتا ہے۔ جو انتہائی چوکس اور تربیت یافتہ ہوتا ہے۔ اور اس عملہ کے لئے رہائشی کوارٹرز امدادی گاڑی کے قریب بنائے گئے ہیں۔ اس سارے عملہ کے انچارج جو اس کام کا ماہر ہوتا ہے۔ کی رہائش بھی نزدیک مہیا کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ہر امدادی گاڑی کے لئے بوقت حادثہ ایک ریلوے ڈاکٹر بھی متعین کیا جاتا ہے۔ جو بوقت حادثہ فوراً میڈیکل وین پر آ جاتا ہے۔

جونہی کسی جگہ سے خبر ملتی ہے کہ فلاں جگہ کوئی گاڑی پٹڑی سے اتر گئی ہے یا گاڑیاں آپس میں ٹکرا گئی ہیں اور مین لائن بلاک ہوگئی ہے۔ تو تین لمبے لمبے سائرن لوکو شیڈ میں بجائے جاتے ہیں۔ جن کی آوازرات کو میلوں تک جاتی ہے۔ چالیس منٹ کے اندر اندر سارا عملہ جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے گاڑی میں آ کر بیٹھ جاتا ہے۔ جہاں اس گاڑی کا ہیڈ کوارٹر ہوتا ہے۔ وہاں ایک (ہر لحاظ سے فٹ) انجن ہر وقت اس مقصد کے لئے مخصوص کر دیا جاتا ہے یہ انجن چالیس منٹ کے اندر اندر اس گاڑی کو لگا دیا جاتا ہے۔ اور جس طرف حادثہ ہوا ہوتا ہے۔ اس طرف انجن کا منہ پھیر کر پوزیشن صحیح بنالی جاتی ہے۔ چالیس منٹ مکمل ہونے سے قبل ہی یہ گاڑی اپنی جگہ سے Move کر جاتی ہے۔ اس لوکوشیڈ کے ملحقہ ریلوے اسٹیشن پر ریلوے کے افسران متعلقہ پلیٹ فارم پر منتظر ہوتے ہیں اور جونہی یہ گاڑی پلیٹ فارم پر لگتی ہے۔ سارا عملہ سوار ہو جاتا ہے۔ حادثہ والی جگہ یا اسٹیشن تک فوراً Line Clear مل جاتا ہے۔ تمام گاڑیاں جو اس سیکشن پر چل رہی ہوتی ہیں۔ ایک طرف لگا دی جاتی ہیں۔ اور یہ امدادی گاڑی کم سے کم وقت پر حادثہ کے مقام پر پہنچ جاتی ہے۔ حادثہ ہونے کے بعد اس جگہ کا نام خواہ کوئی اسٹیشن ہو یا دو اسٹیشنوں کے درمیان کوئی جگہ ہو۔ ''Site'' رکھ دیا جاتا ہے۔ تمام قسم کی معلومات جو ریلوے حکام کو دی جاتی ہیں وہ ''Site'' سے بذریعہ ریلوے فون سسٹم دی جاتی ہیں۔

یہ بات بھی دلچسپی کا باعث ہوگی۔ کہ ریلوے کا پیغام رسانی اور Communication کا نظام اپنا علیحدہ ہے۔ جب دو اسٹیشنوں کے درمیان کوئی حادثہ ہوتا ہے تو اس امدادی گاڑی کے وہاں پہنچ جانے پر اس میں موجود ٹیلیفون کا عملہ فوراً ریلوے سے رابطہ بحال کرتا ہے۔ وہ اس طرح کہ ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ ٹیلیفون کے جو کھمبے ریل کی پٹڑی کے ساتھ ساتھ نظر آتے ہیں۔ یہ نظام کھمبوں پر لگی ہوئی تاروں کے ذریعہ اس سیکشن کے تمام اسٹیشنوں سے ڈویژنل ہیڈ کوارٹر سے اور تمام لوکوشیڈز سے مربوط ہوتا ہے۔ یہ عملہ ایک نقشہ کی مدد سے تاروں میں سے متعلقہ تاروں کو ڈھونڈ کر اپنا ایک انگریزی حرف ''T'' کی شکل کا پول جس کے ساتھ ٹیلیفون Set لگا ہوتا ہے۔ تاروں پر لٹکا دیتا ہے اور اسٹیشن (قریب ترین) سے رابطہ بحال ہو جاتا ہے۔ اور تمام معلومات کا تبادلہ شروع ہو جاتا ہے۔ یہ عملہ ہر وقت اپنے سر پر Head Phone لگا کر معلومات بہم پہنچاتا ہے۔ اگر حادثہ بہت زیادہ خطرناک ہو۔ زخمیوں اور اموات کی تعداد زیادہ ہو اور خاص کر پسنجر گاڑیوں کا حادثہ ہو تو دوسرے ڈویژن سے بھی ریلیف ٹرین منگوا کر امداد لی جاتی ہے۔ اور دو دو کرین ایک وقت میں کام کرتے ہیں۔

انگریزوں کے وقت میں تمام انجن اور کرین کوئلہ سے چلتے تھے۔ پھر ملک کی تقسیم کے بعد ان کو تیل یعنی آئل انجنوں میں تبدیل کر دیا گیا۔

حادثہ کی جگہ پر پہنچ کر ریلوے کا سارا عملہ سب سے پہلے زخمیوں کو اور فوت شدہ افراد کو سنبھالنے میں مصروف ہو جاتا ہے۔ اور ساتھ ساتھ گاڑیوں کو کرین یا جیکس کی مدد سے سیدھا کر کے پٹڑی پر رکھتا جاتا ہے۔ اور جتنی جلد ہو سکے ریلوے کے نظام کو بحال کرتا ہے۔ کیونکہ دونوں طرف سے آنے جانے والی گاڑیاں جگہ جگہ مختلف اسٹیشنوں پر رکی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور مسافروں کے عزیز رشتہ دار Site پر پہنچنے کے منتظر ہوتے ہیں۔ اموات کی صورت میں لاوارث اور بے شناخت لوگوں کو بعد مناسب انتظار کے ریلوے کی اپنی زمین میں اسی ریلوے اسٹیشن کے کسی نزدیک ترین میدان میں دفنا دیا جاتا ہے اور ان کے کپڑے اور جوتے قبروں پر رکھ دیے جاتے ہیں امدادی گاڑی میں کفن اور تابوت وغیرہ کا Stock بھی ہوتا ہے۔ یہ تمام انتظامات اور اخراجات ریلوے برداشت کرتی ہے۔ بھٹو دور میں لیاقت پور ریلوے اسٹیشن پر بہت بڑا حادثہ ہوا تھا۔ جس میں بے شمار جانیں ضائع ہوئی تھیں۔ لاوارث مردوں کو اسٹیشن بلڈنگ کے پاس میدان میں دفنا دیا گیا تھا۔ یہ ریلوے کی تاریخ کا بدترین حادثہ تھا۔ اس حادثہ پر ریلوے کا عملہ تین دن لگاتار کام کرتا رہا۔ کوئی متبادل عملہ نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی کوئی Rest کی صورت ہوتی ہے۔ اسی طرح اس سے قبل جھمپیر کا حادثہ پاکستان کی تاریخ کا دردناک حادثہ تھا۔ اگر حادثہ کی جگہ کے نزدیک سے کوئی سڑک وغیرہ گزرتی ہو تو بہت آسانی ہوتی ہے۔ پبلک فوراً پہنچ کر مسافروں کی خدمت اور مدد میں لگ جاتی ہے۔ پانی کھانا، زخمیوں کی مرہم پٹی۔ گاڑیوں سے ان کو نکالنا، گرمیوں اور سردیوں کے حساب سے کمبل اور کپڑے وغیرہ دینے میں سہولت رہتی ہے۔

اور اگر کوئی سڑک حادثہ کی جگہ کے پاس سے نہ گزرتی ہو تو سوائے ریلوے عملہ کے کوئی مدد نہیں کر سکتا عام طور پر مین لائن اور جی ٹی روڈ ساتھ ساتھ ہی چلتے ہیں۔ برانچ لائنوں کی صورت میں یہ دقت اکثر پیش آتی ہے۔

امدادی گاڑی کا اولین کام ریلوے ٹریفک کی بحالی ہوتا ہے۔ اگر حادثہ سنگل لائن پر ہو تو زیادہ تاخیر ہوتی ہے۔ بعض دفعہ ایسی صورت بھی پیدا ہوتی ہے کہ امدادی گاڑی اور کرین کے کھڑا کرنے کے لئے عارضی طور پر نئی پٹڑی بھی بچھانی پڑتی ہے یہ کام اتنی جلدی ہوتا ہے۔ کہ عام حالات میں انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔ امدادی گاڑی میں حادثہ سے نمٹنے کے لئے اور ٹریفک بحال کرنے کے لئے ریل کی پٹڑی کا سارا سامان موجود رہتا ہے۔ کوئی چیز باہر سے منگوانے کا انتظار نہیں کرنا پڑتا۔ لکڑی کے سلیپر ریل کی نئی پٹری اور جکڑنے کا سامان موجود ہوتا ہے۔ حادثہ کی جگہ Site پر لگے ہوئے ٹیلیفون سے منٹ منٹ کی اطلاع افسران بالا کو دی جاتی ہے۔ گو بڑے بڑے ریلوے انجینئرز اپنے اپنے محکموں کے سٹاف اور کام کی نگرانی کرتے ہیں۔ لیکن ریلوے ہیڈ کوارٹرز اور وزارت مواصلات کا دباؤ ناقابل برداشت ہوتا ہے۔

جب گاڑی پٹری سے اتر جاتی ہے تو اس کو De-Railment کہتے ہیں اور جب گری ہوئی گاڑیاں پٹڑی پر رکھ دی جاتی ہیں تو اس کو Re-Railment کہتے ہیں اور جب ملبہ وغیرہ ہٹا کر ریلوے پٹری ٹریفک کے لئے بحال کر دی جاتی ہے۔ تو اس کو Main Line Clear کا نام دیا جاتا ہے۔ 65 ٹن کرین جس امدادی گاڑی کے ساتھ ہو اور میڈیکل وین بھی اس کا حصہ ہو۔ اس کو فرسٹ کلاس ریلیف ٹرین کا نام دیا گیا ہے۔ حادثات میں سب سے زیادہ وزنی ریلوے انجن ہوتا ہے خواہ بھاپ والا ہو خواہ ڈیزل انجن ہو جن کا وزن سو ٹن سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ کرین کبھی کسی انجن کو مکمل طور پر اٹھا کر Balance نہیں کر سکتی۔ گرے ہوئے اور پٹڑی سے اترے ہوئے انجن کو ایک طرف سے اور پھر دوسری طرف سے اٹھا کر نزدیک لاتی ہے اس طرح آہستہ آہستہ قسطوں میں گرے ہوئے انجنوں اور دوسری پسنجر بوگیوں کو اٹھا اٹھا کر ریلوے پٹڑی پر Re-Rail کر دیتی ہے۔ آجکل فرسٹ کلاس ریلیف ٹرین کے لئے کراچی، کوٹری،

روہڑی، سمہ سٹہ، خانیوال، لاہور، کوئٹہ، سبی، کندیاں، ملک وال، راولپنڈی، پشاور وغیرہ لوکوشیڈز موجود ہیں۔ اس کے علاوہ بعض چھوٹے لوکوشیڈز میں سیکنڈ کلاس ریلیف ٹرین جس کے ساتھ 35 ٹن کی کرین ہوتی ہے۔ مہیا کی گئی ہے۔ جو چھوٹے موٹے حادثات میں کام آتی ہے۔ اور چھوٹے لوکوشیڈز میں اس کا قیام ہوتا ہے۔

ریلوے حادثات کی وجوہات

اکثر حادثات صرف غفلت اور کوتاہی کی وجہ سے ہوتے ہیں چھوٹی چھوٹی غلطیاں ہزارہا انسانوں کی زندگی ختم کر دیتی ہیں اور کروڑوں روپے کا مالی نقصان اس کے علاوہ ہوتا ہے۔ ایک کانٹے والا جس کو کیبن مین کہا جاتا ہے۔ جو ہر ریلوے اسٹیشن کی دونوں طرف دومنزلہ عمارت میں کھڑا دکھائی دیتا ہے۔ اور زمین پر ریل کے کانٹوں (Points) یعنی پٹڑی کو تبدیل کرتا ہے۔ اگر اس کا ہاتھ غلطی سے دوسرے ہینڈل پر پڑ جائے تو حادثہ ہو جاتا ہے۔ یہ حادثہ Wrong Points کہلاتا ہے۔

2۔ ریلوے لائن کمزور سلیپروں کی وجہ سے Sink کر جائے تو انجن وغیرہ پٹڑی سے اتر جاتے ہیں جیسے زیادہ بارشوں کی وجہ سے۔

3۔ تخریب کاری کرنے والا دو ریلوں کو ملانے والی مچھلی نما پلیٹ (Fish Plate) کے بولٹ ڈھیلے کر دیتا ہے اور انجن پٹڑی سے اتر جاتا ہے۔

4۔ Points کا صحیح طرح کام نہ کرنا یا ان کی نوک کا خراب ہو جانا۔ اور پٹڑی کا رخ Wrong Side ہو جانا۔

5۔ ایک گاڑی پر دوسری گاڑی لے لینا۔ عملہ کی غلطی کی وجہ سے یا ایک گاڑی آ رہی ہے اور دوسری گاڑی کو اسی لائن پر سگنل دے دینا اور دونوں گاڑیوں کا آپس میں ٹکرا جانا۔ یہ بہت کم ہوتا ہے ڈرائیور ہوشیاری سے حادثہ بچا لیتے ہیں۔

6۔ ریلوے لائن پر پاکستان بھر میں سینکڑوں کی تعداد میں بغیر پھاٹک کے گزرگاہیں بنی ہوئی ہیں۔ لوگ دائیں بائیں دیکھے بغیر گاڑیاں پاس کرتے ہیں۔ زمیندار ریلوے لائن پر سے ٹریکٹر گزارتے ہیں اور اوپر سے گاڑی آ جاتی ہے۔

7۔ پوری رفتار سے گاڑی جا رہی ہوتی ہے۔ یکدم جنگل یا آبادی سے مال مویشی انجن کے آگے آ جاتے ہیں۔ کتے، بھیڑ بکریاں، گائے، بھینس وغیرہ روزانہ کٹتی ہیں۔ انجن کے آگے ایک چھجہ لگا ہوتا ہے۔ جس کو Cattle Guard کہتے ہیں۔ یہ چھجہ بھینس تک وزنی مویشیوں کو دائیں بائیں اٹھا کر پھینک دیتا ہے۔ اگر بھینس اور گائیں زیادہ یکدم آگے آ جائیں تو حادثہ ہو جاتا ہے اور انجن پٹڑی سے اتر جانے کا امکان ہوتا ہے اور انجن کو نقصان بھی پہنچ جاتا ہے۔ ایک دفعہ لاڑکانہ کے جنگل میں پسنجر گاڑی جا رہی تھی۔ رات کو ڈرائیور نے گولائی پر ہارن بجائے تو کافی تعداد میں اونٹ نکل کر انجن کے آگے دوڑنے لگے اور سارے کٹتے گئے اور گوشت اور چربی انجن اور گاڑی کے پہیوں میں پھنس گئی اور انجن اور گاڑی کے ڈبے پٹڑی سے اتر گئے۔

8۔ بعض دفعہ ڈرائیور کے سو جانے کی وجہ سے حادثے ہو جاتے ہیں مثلاً ایک اسٹیشن پر گاڑی کا Stop ہے اور ڈرائیور سو جانے کی وجہ سے یا انجن بریکس فیل ہو جانے کی وجہ سے پلیٹ فارم سے آگے نکل جاتا ہے۔ حالانکہ اگلے دونوں سگنل up ہوتے ہیں۔ تقریباً تمام اسٹیشنوں کے پلیٹ فارمز سے تھوڑی دور ایک Sand Hump بنایا گیا ہے نہ رک سکنے کی صورت میں انجن خود بخود اس Hump میں جا کر دھنس جاتا ہے اور حادثہ سے بچ جاتا ہے۔ معمولی نقصان ہوتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ انجن اور ایک آدھ ڈبہ پٹڑی سے اترتا ہے۔ باقی محفوظ رہتے ہیں۔

کچھ عرصہ قبل فیصل آباد سے لاہور جانے والی None Stop گاڑی قلعہ ستار شاہ پر حادثہ کا شکار ہو گئی تھی اور ڈرائیور کی نیند کی وجہ سے گاڑی Sand Hump میں دھنس گئی۔ اور معمولی نقصان کے ساتھ بڑے حادثے سے بچ گئی۔ یہ بات دلچسپ ہوگی کہ انجن ڈرائیور انجن کو دائیں بائیں نہیں موڑ سکتا۔ ریل کی پٹڑی جس طرف جاتی ہے۔ انجن اس پر چلتا رہتا ہے۔ تمام ریلوے انجن Right Hand Drive ہوتے ہیں۔ یعنی ڈرائیور دائیں طرف بیٹھتا ہے اور اس کا معاون جس کو Fire Man کہتے ہیں۔ بائیں طرف بیٹھتا ہے۔ دونوں ایک دوسرے کو ہوشیار رکھتے ہیں اور نیند سے بچنے کے لئے تیز چائے پیتے ہیں۔ اور چلتی گاڑی میں جب کسی اسٹیشن کے نزدیک پہنچتے ہیں۔ تو دونوں آنکھیں جما کر سگنل کے Up یا Down ہونے کی تصدیق کرتے ہیں۔ جس کو سگنل پہلے نظر آ جاتا ہے وہ زور کی آواز سے Double-Down کا نعرہ لگاتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں سگنل Down ہیں اور خطرہ نہیں ہے۔ پھر جونہی دوسرے کو سگنل نظر آ جاتے ہیں تو وہ بھی اس کی تصدیق کرتا ہے اور وہی نعرہ لگاتا ہے۔ حادثات سے بچنے کے لئے انجن کی لائٹ دن رات جلتی نظر آتی ہے۔ اس کے باوجود نیند کی وجہ سے حادثات (گو بہت کم) ہو ہی جاتے ہیں۔

9۔ انجن کی بریک فیل ہونے کی وجہ سے بھی حادثے ہوئے ہیں۔ گو آج کل ڈیزل انجن کو طاقتور بریکس لگا دئے گئے ہیں۔ اور حادثات میں بہت حد تک کمی آ گئی ہے۔ لیکن بھاپ سے چلنے والے انجن ریلوے میں اب بھی موجود ہیں۔ ان کا Vacuum System صدیوں پرانا ہے۔ خرابی کے امکانات زیادہ ہیں۔ کوئٹہ سیکشن اور لنڈی کوتل سیکشن میں چڑھائی زیادہ ہوتی ہے۔ چڑھائی پر چلتے چلتے اگر ویکیوم خراب ہو جائے تو گاڑی واپس لڑھک سکتی ہے اور حادثہ کا شکار ہو سکتی ہے۔ اس سے بچاؤ کے لئے جگہ جگہ Sidings بنائی گئی ہیں۔ اور ان کا کانٹا گاڑی گزر جانے کے بعد مین لائن سے اس Sidings کی طرف بنا دیا جاتا ہے۔ آج کل اس سیکٹر پر مضبوط ڈیزل انجن کام کر رہے ہیں جب کہ سیاحوں کے لئے سٹیم انجن استعمال ہوتا ہے۔

ہر پسنجر اور مال گاڑی کا بریک۔ سسٹم انجن سے وابستہ ہوتا ہے۔ ہر انجن خواہ کسی قسم کا ہو اس کے اندر ویکیوم سسٹم ہوتا ہے۔ اور ڈرائیور اس کو کنٹرول کرتا ہے۔ گاڑی کے ڈبے انجن سے علیحدہ ہو جانے کی صورت میں بریک سے محروم ہو جاتے ہیں۔

10۔ انجن یا گاڑیوں کے Wheels کی خرابی کی وجہ سے بھی انجن یا گاڑیاں پٹڑی سے اتر جاتی ہیں۔ پٹڑی سے عام طور پر انجن پہلے گرتا ہے۔

11۔ Over Speeding یعنی تیز رفتاری کی وجہ سے بھی انجن اور گاڑیاں پٹڑی سے اتر جاتی ہیں ہر سیکشن کے لئے سپیڈ مقرر کی ہوئی ہوتی ہے۔ ریل کی پٹڑی اگر ہلکی ہو تو اس کی سپیڈ اس کے حساب سے ہوتی ہے۔ اور اگر ریل کی پٹڑی وزنی ہو تو اس کی سپیڈ اسی حساب سے زیادہ ہوتی ہے۔ اس طرح کا حادثہ راجن پور سیکشن پر بلوچستان سے آنے والی گاڑی کو پیش آیا۔

الغرض ٹیکنیکل وجوہات کی وجہ سے حادثات اتنے زیادہ نہیں ہوتے۔ جتنے غفلت اور غیر ذمہ داری کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ ایک ورکر کی معمولی غلطی سے لاکھوں اور کروڑوں کا نقصان ہو سکتا ہے۔ اور بے شمار جانیں ضائع ہو سکتی ہیں۔

حادثات سے بچنے کے اقدامات

کراچی سے لے کر پشاور تک ساری پٹڑی ہر وقت PWI پرمانٹ وے انسپکٹرز جس کو پلیپیر کہتے ہیں کی زیر نگرانی رہتی ہے۔ اور ہر PWI کی گینگ اس کی مرمت اور دیکھ بھال کی ذمہ دار ہوتی ہے اور ہر ایک PWI کی حدود مقرر ہیں۔ ایک Key Man ''چابی والا'' اپنی مقررہ حدود میں ہاتھ میں چمڑے کا تھیلا لئے ہوئے کندھے پر ہتھوڑا پٹڑی کے بولٹ وغیرہ چیک کرتا نظر آتا ہے۔ اور جہاں کوئی بولٹ وغیرہ ڈھیلا نظر آئے فوراً کس دیتا ہے اور اس کے اوپر پٹرولنگ ڈیوٹی والے بھی ہوتے ہیں۔ یہ عملہ بعض دفعہ بڑے بڑے حادثات بچانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ تخریب کاری سے بچاؤ کے لئے یہ عملہ کام کرتا ہے۔ اس کے علاوہ PWI اسسٹنٹ انجینئر اور ڈویژنل انجینئر کی بھی ذمہ داریاں تقسیم کی گئی ہیں۔ یہ بھی چیکنگ کرنے کے اپنے اپنے شیڈیول کے مطابق ذمہ دار ہوتے ہیں۔

اسی طرح کانٹے تبدیل کرنے والا عملہ اپنے اپنے متعلقہ افسران کی زیر نگرانی رہتا ہے۔ کانٹے چیک کرنے اور اس کی دیکھ بھال ایک کانٹے والے سے لے کر ڈویژنل انجینئر تک ذمہ دار ہوتے ہیں ریلوے پھاٹک پر حادثات سے بچنے کیلئے سیفٹی تدابیر اختیار کی جاتی ہیں۔ تمام ڈویژنل انجینئرز تمام ڈویژنوں کے سپرنٹنڈنٹ اور اس کے بعد سنٹرل گورنمنٹ انسپکٹر ریلوے کی پٹڑی اور ریلوے اسٹیشنوں کا معائنہ کرتے ہیں۔ Overspeed سے بچنے کے لئے جگہ جگہ پٹڑی کے ساتھ سپیڈ بورڈ لگے ہوئے ہیں۔ گولائی پر ڈرائیور خاص طور پر آبادی سے گزرتے ہوئے مسلسل وسل بجاتے ہیں۔ کوئی ریلوے انجن جس کی Light کمزور ہو یا بند ہو یا خراب ہو ٹرین کے ساتھ لگانے پر پابندی ہے۔ آج کل تو دن کو بھی جب ریلوے اسٹیشن پر گاڑی کھڑی ہوتی ہے۔ تو پھاٹک والوں کو ہوشیار کرنے کیلئے بتیاں جس کو Head Light کہتے ہیں جلائی جاتی ہیں۔

پھاٹک پر حادثات سے بچنے کے لئے جب تک پھاٹک بند نہ ہو سگنل ڈاؤن نہیں کیا جاتا اور گاڑی باہر کھڑی کر دی جاتی ہے۔

پھاٹک بند کرنے والے تالے کی چابی نکال کر ہی سگنل ڈاؤن کیا جا سکتا ہے اور چابی تالے سے اس وقت تک نہیں نکلتی جب تک پھاٹک پورا بند نہ ہو۔ ریلوے اسٹیشن پر کھڑی گاڑی اس وقت تک نہیں چلتی جب تک گارڈ ہری جھنڈی نہ لہرائے۔ خواہ گارڈ کتنی وسلنگ کرتا رہے۔ ڈرائیور گاڑی کو چلا نہیں سکتا۔ ریلوے ڈرائیور اپنے گارڈ سے اور ہر اسٹیشن سے بوقت ضرورت وسلنگ کر کے بات کرتا ہے۔ وسلنگ کوڈ مقرر ہیں ڈبل لائن پر جب Up اور Down گاڑیاں ایک دوسرے کو کراس کرتی ہیں۔ تو اگر ایک انجن کی Light بند ہو یا کمزور نظر آئے تو ڈرائیور چلتے چلتے ایک دوسرے کو اپنی Light کے ذریعہ کوڈ استعمال کر کے بتا دیتے ہیں کہ انجن Light جلاؤ۔ ریلوے ڈرائیور اور گارڈ کی کوشش ہوتی ہے۔ کہ ریلوے اسٹیشن سے چلتے وقت رفتار بہت کم رکھیں اور باہر جھانک کر دیکھتے رہیں۔ کہ کوئی مسافر گر تو نہیں گیا یا سامان اور بچے دروازے میں لٹکتے نظر تو نہیں آ رہے۔ چلتی گاڑی سے کوئی مسافر گر جائے یا کوئی بچہ گر جائے یا گاڑی میں آگ لگ جائے یا ڈاکو وغیرہ حملہ کر دیں تو زنجیر سسٹم موجود ہے۔ فوراً گاڑی کو ویکیوم لگ جاتا ہے اور واپس الٹی گاڑی چلا کر اس جگہ لائی جاتی ہے۔ جہاں حادثہ ہوا ہوتا ہے۔

ایک دفعہ ایک ڈبے کے باتھ روم میں کموڈ ہی نہیں تھا۔ ایک بچہ پیشاب کرتا ہوا اس کموڈ والے سوراخ سے گر گیا۔ زنجیر کے ذریعہ گاڑی رکوائی گئی اور گاڑی کو واپس لایا گیا اور بچہ معجزانہ طور پر زندہ اور صحیح پایا گیا۔ والدہ نے اس کو اٹھا لیا۔ چلتی گاڑی میں اگر کوئی حادثہ ہو جائے اور گارڈ کو علم ہو جائے تو گارڈ کے کمرہ میں خواہ کتنی رفتار سے گاڑی جا رہی ہو طاقتور بریک لگی ہوئی ہے اس کے علاوہ Hand Brake بھی لگی ہوئی ہے۔ جب گارڈ ویکیوم لگاتا ہے تو ڈرائیور کی گھڑی بتا دیتی ہے

باقی صفحہ 4 پر

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

محترمہ امۃ القیوم صاحبہ کوارٹرز تحریک جدید اطلاع دیتی ہیں کہ خاکسارہ کے بیٹے مکرم جری اللہ راشد مربی سلسلہ کھاریاں کو مورخہ 24 نومبر 2002ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام ''وجیہ اللہ راشد'' تجویز ہوا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ اور مکرم مولانا عبدالسلام طاہر صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم تنویر احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے بچے کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 20 ستمبر 2002ء کو مکرم ناصر احمد رازی صاحب ٹاؤن شپ لاہور کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام عاشر احمد عطا فرمایا ہے۔ یہ بچہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم عطاء اللہ صاحب ٹاؤن شپ لاہور کا پوتا اور مکرم محمد سلیم احمد صاحب محتسب امور عامہ صدر انجمن احمدیہ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیک اور خادم دین بنائے' دین و دنیا میں اعلیٰ ترقیات سے سرفراز فرمائے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

مکرم نفیس احمد صاحب چک نمبر 23/D.N.B ضلع بہاولپور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 27-اکتوبر 2002ء کو شادی کے ساڑھے چھ سال بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام ''شفیق احمد'' عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے نومولود مکرم الحاج شریف احمد صاحب صدر جماعت چک نمبر 23/D.N.B ضلع بہاولپور کا پوتا ہے اور مکرم ملک خلیل احمد صاحب لودھراں کا نواسہ ہے احباب جماعت سے بچہ کے نیک' صالح' خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے درخواست دعا ہے۔

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم زاہد احمد ڈار صاحب مرید کے ضلع شیخوپورہ کو مورخہ 28-اکتوبر 2002ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام یاسر احمد عطا کیا ہے۔ بچہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ تمام احباب سے اس سلسلہ میں دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ بچے کو کامل صحت وتندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ اور مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

نکاح وتقریب شادی

مکرمہ منورہ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد اکرم خاں صاحب صدر حلقہ گارڈن ہاؤسنگ اسکیم اسلام آباد کا نکاح ہمراہ مکرم محمد احمد صاحب ابن مکرم میاں مبارک احمد صاحب آف اسلام آباد۔ مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع اسلام آباد نے مورخہ 11-اکتوبر 2002ء بروز جمعہ ''بیت الذکر اسلام آباد'' میں مبلغ ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ بچی مکرم ڈاکٹر محمد انور خاں صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ کی پوتی ہے۔ اگلے روز مورخہ 12-اکتوبر 2002ء کو تقریب رخصتانہ ہوئی۔ اس موقعہ پر مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع اسلام آباد نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ کا موجب بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مبشر احمد صاحب دارالعلوم جنوبی ربوہ کے والد محترم مقصود احمد صاحب دو سال سے بعارضہ ''برین ہیمبرج'' بستر علالت پر ہیں جسم کا ایک حصہ مکمل مفلوج ہو گیا ہے۔ تاہم پہلے کی نسبت طبیعت قدرے بہتر ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں و پریشانیوں سے محفوظ رکھے (آمین)۔

مکرم امان اللہ باجوہ صاحب سیکرٹری امور عامہ دارالعلوم غربی حلقہ خلیل اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے برادر نسبتی مکرم منظور احمد ناصر صاحب انسپکٹر مال آمد پر فالج کا شدید حملہ ہوا ہے۔ موصوف پہلے بھی دل کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

گمشدہ موبائل فون

مکرم حامد علی جاوید صاحب کارکن کیور یو میڈیسن ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کا موبائل فون نمبر 252NOKIA 0303-6742231 دارالیمن وسطی سے رکشہ پر دارالعلوم وسطی آتے ہوئے راستہ میں گر گیا ہے اگر اس بارے میں کسی کو علم ہو تو خاکسار کو ان فون نمبرز پر اطلاع دیں۔

فون دفتر 214576-213156 گھر 214023P.P

فضل عمر ہسپتال ربوہ کے نادار مریضوں کے لئے عطیات کی تحریک

فضل عمر ہسپتال نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج و معالجہ فراہم کرنے میں سرگرم عمل ہے۔ ہر سال ہزاروں افراد اس سہولت سے استفادہ کرتے ہیں۔ ملک میں مہنگائی کو مدنظر رکھتے ہوئے غریب اور مستحق افراد کا علاج و معالجہ کروانا ان کے بس میں نہیں رہا اور دوسری طرف ادویات کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ سے اس سہولت کو فراہم کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

مخیر احباب کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ اس مد میں دل کھول کر اپنے عطیات پیش کریں تاکہ ہسپتال میں آنے والا کوئی بھی مریض بغیر علاج و معالجہ کے واپس نہ لوٹایا جائے۔ خدا تعالیٰ آپ کے اموال میں بے شمار برکتیں نازل فرمائے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

شعبہ امداد طلباء میں عطیہ دینے کا نادر موقع

شعبہ امداد طلباء سے اس وقت ان ضرورت مند طلباء و طالبات جو پرائمری' سیکنڈری اور کالج Level پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں کی فیسوں' کتب وغیرہ کے سلسلہ میں ہر ممکنہ امداد بطور وظائف کی جاتی ہے۔

گزشتہ دو تین سالوں میں فیسوں اور کتب و نوٹ بکس کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہونے کی وجہ سے اس شعبہ پر غیر معمولی بوجھ ہے۔ چونکہ یہ شعبہ مشروط بآمد ہے اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس نیکی کے کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں۔ نیز امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ گاہے بگاہے احباب کی توجہ اس طرف مبذول کروائیں۔

یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرواسکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقم بھجوائی جاسکتی ہے۔

(نگران امداد طلباء نظارت تعلیم)

بازیافتہ نقدی

مکرم طارق محمود صاحب مربی سلسلہ شعبہ رشتہ ناطہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کو 25 نومبر 2002ء کو دفتر صدر انجمن احمدیہ کے برآمدہ سے کچھ نقدی ملی ہے۔ جس دوست کی ہو وہ تفصیل بتا کر حاصل کر سکتا ہے۔

فون دفتر 212477۔ فون گھر 213339

بقیہ صفحہ 1

میری مدد کیلئے آسمان سے فرشتے اتارے گا۔ پس میں اتمام حجت کیلئے ایک بار پھر اعلان کرتا ہوں تا مالی امداد کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو اور وقف کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 5 جنوری 1958ء)

حضرت مصلح موعود کے مندرجہ بالا ارشاد کے بعد اس مالی جہاد کے سلسلہ میں صرف درج ذیل چند گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔

1- تحریک وقف جدید کا مالی سال یکم جنوری سے شروع ہو کر 31 دسمبر کو اختتام پذیر ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے صرف چند ہفتے باقی رہ گئے ہیں۔ لہٰذا احباب جماعت سے گزارش ہے کہ وہ نہ صرف اپنے وعدہ جات کی جلد از جلد ادائیگی فرمائیں۔ بلکہ وقف جدید کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر کچھ زائد بھی ادا کریں۔

2- احادیث مبارکہ میں آتا ہے کہ آنحضرتؐ رمضان المبارک میں تیز آندھی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے صدقہ اور خیرات اور انفاق فی سبیل اللہ کیا کرتے تھے۔ لہٰذا آنحضرتؐ کے اسوہ حسنہ کی پیروی کرتے ہوئے آپ بھی وقف جدید کے مالی جہاد میں دل کھول کر حصہ لیں۔

3- کسی بھی چندہ میں اہل پاکستان کا اول آنا یا نمایاں کارکردگی دکھانا حضور انور کیلئے دوہری خوشی کا باعث بنتا ہے۔ لہٰذا ہر پاکستانی احمدی کا فرض بنتا ہے کہ اپنے پیارے آقا کو خوشی پہنچانے اور حضور کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے چندہ وقف جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

4- چندہ وقف جدید کی ادائیگی کے وقت اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس نصیحت کو ضرور مدنظر رکھا جائے۔

''میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے حالات کا جائزہ لیں۔ آپ میں سے وہ خوش نصیب جن کو خدا تعالیٰ نے کثرت سے دولت عطا فرمائی ہے۔ اور ایسے ضرور ہیں۔ وہ یہ جائزہ لیں کہ کیا وہ اس نسبت سے جس نسبت سے اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل فرمایا ہے خدا کے حضور مالی قربانی میں لبیک کہتے ہیں کہ نہیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 دسمبر 1992ء)

5- آخری گزارش بانی وقف جدید حضرت مصلح موعود کے الفاظ میں کرنا چاہتا ہوں۔

''وقف جدید کو مضبوط کرو۔ ہمت کرو۔
خدا برکت دے گا۔''

اللہ تعالیٰ روح القدس سے آپ کی تائید و نصرت فرمائے۔ اور دل کھول کر اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظم وقف جدید انجمن احمدیہ)

عطیہ خون خدمت خلق کا عمدہ ذریعہ ہے۔

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

بدھ	27-نومبر	زوال آفتاب :	11-56
بدھ	27-نومبر	غروب آفتاب :	5-08
جمعرات	28-نومبر	طلوع فجر :	5-21
جمعرات	28-نومبر	طلوع آفتاب :	6-45

صدر جنرل مشرف نے جمہوریت بحال کی

ہے نامزد وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی نے صدر مشرف کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ صدر نے اپنے وعدہ کے مطابق تین سال کے اندر الیکشن کروا کر جمہوریت بحال کر دی ہے۔ جس پر میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ تین سال بعد اسمبلیاں وجود میں آئی ہیں۔ تمام اراکین کو ذمہ داری کا ثبوت دینا چاہئے۔ اسمبلی کو ضابطے کے مطابق نہ چلایا گیا تو مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔

مندروں پر حملوں کا ذمہ دار پاکستان ہے

بھارت کے نائب وزیراعظم اور وزیر داخلہ لال کرشن ایڈوانی نے جموں کے مندروں پر ہونے والے شدت پسندوں کے حملے کیلئے پاکستان کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ ریاست جموں وکشمیر کے سرمائی دارالحکومت جموں میں شدت پسندوں نے حملہ کر دیا تھا۔ انہوں نے کہا گزشتہ ہفتے پاکستان میں ممنوعہ تنظیم لشکر طیبہ کے حافظ محمد سعید کی رہائی کے بعد ہی یہ واقعات پیش آئے ہیں۔ جبکہ پاکستان کا کہنا ہے بھارتی اپروچ منفی ہے سرحد پار دہشت گردی نہیں ہو رہی۔

چاروں گورنروں نے بھی حلف اٹھا لیا

چاروں صوبوں کے گورنروں نے آئین پاکستان کے تحت اپنے عہدوں کا حلف اٹھا لیا۔ پنجاب کے گورنر سے لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے حلف لیا۔

انتظامی امور وزیراعلیٰ چلائیں گے گورنر

پنجاب نے کہا ہے کہ صوبے میں انتظامی امور سمیت تمام معاملات چلانا اب نئے وزیراعلیٰ کی ذمہ داری ہوگی۔ جبکہ ان کا کردار صرف مشاورت کا ہوگا۔ تاہم سماجی شعبوں کے مسائل کیلئے اپنی کوششیں جاری رکھوں گا انہوں نے کہا کہ وہ آئین کی پاسداری کرتے ہوئے جمہوری حکومت کی مکمل مدد اور مشاورت کرینگے۔

بھارت جارحانہ پالیسی پر گامزن ہے دفتر

خارجہ کے ترجمان عزیز احمد خان نے کہا ہے کہ پاکستان امن پسندانہ اور بھارت جارحانہ پالیسی پر گامزن ہے۔ وزیراعظم میر ظفر اللہ خان جمالی اور وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری نے بھارت کے ساتھ تنازع کشمیر سمیت تمام معاملات پر امن ڈائیلاگ کے ذریعے طے کرنے کی بات کی جبکہ بھارتی وزیر خارجہ یشونت سنہا نے بین الاقوامی برادری سے پاکستان کی اقتصادی امداد اس عذر لنگ کی بناء پر بند کرنے کیلئے کہا ہے کہ اس طرح پاکستان مقبوضہ کشمیر میں دراندازی بند کرے گا۔ حالانکہ پاکستان لائن آف کنٹرول کے ذریعے قطعاً دراندازی نہیں کر رہا۔ اس کے اقدامات بے بنیاد ہیں۔

خارجہ پالیسی تبدیل نہیں ہوگی ترجمان وزارت

خارجہ نے کہا ہے کہ حکومت بدلنے کے باوجود خارجہ پالیسی تبدیل نہیں ہوگی۔ ماضی میں بھی حکومتیں بدلنے کے باوجود پاکستان کی اصولوں پر مبنی خارجہ پالیسی نہیں بدلی گئی۔ انہوں نے کہا سارک سربراہ کانفرنس کے التواء کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

ضلعی حکومتوں میں ٹکراؤ نہیں ہونے دینگے

وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ منتخب ارکان اسمبلی اور ضلعی حکومتوں کے درمیان ورکنگ ریلیشن شپ کا قابل عمل فارمولا بنائیں گے اور ان میں ٹکراؤ نہیں ہونے دینگے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ سرکاری الیکٹرانک میڈیا پر اپوزیشن کو جائز کوریج دی جائے گی۔

افغانستان میں امریکی اڈوں پر حملے مشرقی

افغانستان میں نامعلوم مسلح افراد نے امریکی فوجی اڈوں پر راکٹوں سے حملے کئے جس سے دو ٹرک تباہ ہو گئے۔ تاہم امریکی فوج کا جانی نقصان نہیں ہوا۔ جوابی کارروائی میں امریکی جیٹ طیاروں نے راکٹ فائر کرنے والے مقام پر بمباری کی تاہم اس سے جانی نقصان نہیں ہوا۔

امریکہ میں استعمال شدہ نیپیز سے مختلف اشیاء کی تیاری

امریکی ریاست کیلی فورنیا کی ایک کمپنی نے بچوں کے استعمال شدہ نیپیز کو دوبارہ استعمال میں لانے کیلئے ان کو ری سائیکل کر کے ان سے وال پیپر، جوتوں کے سول اور چھتیں بنانے میں مدد لی ہے۔

عراق پر حملے سے افغانستان میں صورتحال بدتر ہو جائیگی

افغانستان میں متعین موجودہ عالمی امن فوج کے سربراہ جنرل اقیم زرلو (جو کہ ترک جنرل ہے) نے امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ وہ عراق پر حملہ کرنے سے گریز کرے وگرنہ افغانستان میں حالات سنبھالنا مشکل ہو جائیں گے۔ کیونکہ افغانستان میں پہلے ہی امن قائم کرنے کیلئے مشکلات کا سامنا ہے اور امن کیلئے دو سے تین سال درکار ہیں۔

اسلحہ انسپکٹر عراق پہنچ گئے

اقوام متحدہ کے اسلحہ معائنہ کاروں کی ٹیم عراقی دارالحکومت بغداد پہنچ گئی ہے۔ عالمی برادری نے عراق پر زور دیا ہے کہ وہ امریکی حملہ سے بچنے کیلئے انسپکٹروں کے ساتھ مکمل تعاون کرے۔ ٹیم کی انچارج نے کہا کہ ہم اپنے طریق کار کے مطابق اپنی آنکھوں سے کام کریں گے وہی رپورٹ لکھیں گے جو مشاہدہ کریں گے۔ کسی گورنمنٹ کے اشارے پر کام نہیں کرینگے۔

سعودی عرب نے رقم منتقلی کا الزام مسترد کر دیا

سعودی حکومت نے حالیہ الزامات کو مسترد کر دیا ہے جن میں کہا گیا ہے کہ سعودی عرب نے 11 ستمبر کے ہائی جیکروں کو رقم فراہم کی تھی۔ سعودی ترجمان عادل الجبیر نے کہا کہ ہم نے تحقیقات میں ایف بی آئی کے ساتھ انتہائی قریبی تعاون کیا تھا۔

گلوبل ریلیف فنڈ کے چیئرمین حداد کی ملک بدری کے احکامات

امریکہ میں قائم مسلم خیراتی ادارے گلوبل ریلیف فنڈ کے لبنانی نژاد چیئرمین حداد مقیم شکاگو کی ملک بدری کے احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں۔ حداد کو گزشتہ دسمبر میں القاعدہ کے ساتھ تعلقات کے حوالے سے گرفتار کیا تھا۔ امریکی حکومت نے ان کو فیملی کے ساتھ ملک بدر کرنے کے احکامات دیئے ہیں۔

میزائل ضابطہ کے معاہدہ پر دستخط کر دیئے گئے

دی ہیگ میں 90 ممالک جن میں امریکہ، روس اور لیبیا بھی شامل تھے انہوں نے میزائل سسٹم کے استعمال اور ان کو شفاف طریق پر استعمال اور ٹیسٹ کرنے کے ضابطہ اخلاق پر دستخط کر دیئے ہیں۔ اس موقع پر عراق، پاکستان اور بھارت کے نمائندگان غیر حاضر تھے۔

ترکمانستان کے صدر قاتلانہ حملہ میں بچ گئے

ترکمانستان کے صدر ظفر مراد نیازوف قاتلانہ حملہ میں بچ گئے۔ ان کی کار پر فائرنگ کی گئی لیکن کوئی زخمی نہیں ہوا۔

نیپال کے نادر جنگلات باغیوں کے خطرات سے دوچار

نیپال میں 14.3 ملین ایکڑ رقبہ پر جنگلات پھیلے ہوئے ہیں جو کہ سلسلہ ہمالیہ کا 39.6 فیصد ہیں۔ صرف 92 مقامات پر سرکاری دفاتر ہیں جو اس علاقہ کی وسعت کے لحاظ سے بہت کم ہیں حکومت اس پوزیشن میں نہیں کہ وہ ان قیمتی اور نایاب جنگلات کی حفاظت کر سکے ماؤ نواز باغیوں کے حملوں کی وجہ سے ان جنگلات کو شدید خطرات لاحق ہو چکے ہیں۔